بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لیخرج الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت من الظلمٰت الی

النور

جماعت احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج ۔ شیخ مبارک احمد

ایڈیٹر : عبدالرشید یحیٰ

دسمبر ۱۹۸۷ء - جنوری ۱۹۸۸ء

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اِس ترقی کے زمانہ میں خُدا نے اِسلام کو بغیر امداد کے نہیں چھوڑا

غرض میں کہانتک بیان کروں۔ ہر طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ اور اُس کو بدنام کرنے کی کوشش ہاں اَن تھک کوشش کی جاتی ہے۔ مگر ان لوگوں کے منصوبے اور ہتھکنڈے کیا کر سکتے ہیں۔ خدا اس کو خود اُن حربوں سے بچانا چاہتا ہے اور اس زمانہ ترقی میں اسلام کو بغیر امداد کے نہیں چھوڑا۔ بلکہ اس نے اِسلام کی حفاظت کی۔ اور اپنے سچے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کو سچا ثابت کیا اور اس کی مُبارک پیشگوئیوں کی حقیقت کھول دی۔ اور اس صدی میں ایک شخص پیدا کر دیا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ وُہ وُہی ہے جو تُمہارے درمیان بول رہا ہے۔ وہ صداقت کی رُوح اسلام میں پھُونک دے گا۔ وُہ وُہی ہے جو گُمشدہ صداقتوں کو آسمانوں سے لاتا ہے اور لوگوں تک پہنچاتا ہے وہ بد ظنیوں اور ایمانی کمزوریوں کو دُور کرنا چاہتا ہے

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Amir & Missionary Incharge, USA, for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, DC, 20008 [Ph: (202) 232-3737]
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT NO. 143

خلاصہ خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۷ء بمقام لندن

بنگلہ دیش میں جماعت احمدیہ پر مظالم کے جواب میں ولولہ انگیز پروگرام کا اعلان

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- ترقی کے جس دَور میں جماعت داخل ہو رہی ہے اور اگلی صدی کی شاہراہ جن بلند تر منازل کی طرف جماعتِ احمدیہ کو بُلا رہی ہے اس کے نتیجہ میں ترقی کے لئے قوموں کا ابتلاؤں میں سے گزرنا ایک تقدیرِ مبرم ہے اور آج تک کوئی مذہبی جماعت ان مشکلات میں سے گزرے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکی۔

فرمایا: ابتلاء کا دَور جتنا لمبا ہوگا اُسی کی نسبت سے خدا کے فضل ضرور نازل ہوں گے۔

فرمایا: مذہبی دُنیا میں ترقیات زندگی کے آخری سانس تک ہمارے لئے مقدر ہیں اور کوئی ترقی ایسی نہیں جو مُفت مل سکے ہر ترقی کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے اور کچھ صَرف کرنا پڑتا ہے یہ ایک سائنٹیفک اصول ہے جس میں کوئی استثناء آپ نہیں دیکھیں گے۔ اگر جماعتِ احمدیہ میں سے کسی کو یہ خیال ہو کہ یہ ابتلاء کا دَور لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے یا ایک جگہ کی بجائے دوسری جگہوں پر بھی ابتلاء شروع ہو گئے ہیں تو اس کے نتیجہ میں اس کے دل میں خوف اور مایوسی پیدا نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ ایسے ابتلاء ساری مذہبی تاریخ گواہ ہے کہ مزید بلند تر منازل کی طرف لے جانے والے ہوُا کرتے ہیں۔ لامذہب کے ابتلاء بعض دفعہ ان کو ہلاک کر دیتے ہیں لیکن باخدا مذہبی قوموں کے ابتلاء ان کو کبھی ہلاک نہیں کیا کرتے۔ لازماً بلا استثناء ہمیشہ ہر ابتلاء کے بعد وہ نئی قوت، نئی شان، نئی زندگی کے ساتھ باہر نکلتے ہیں۔ پس اِس امر کو سامنے رکھ کر ابتلاء پر نظر کریں اور ان کے مقابلہ کی کوشش کریں لیکن مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

بنگلہ دیش میں برہمن بڑیا اور اس کے ماحول میں جماعتِ احمدیہ کے افراد پر مولویوں نے جو شدید مظالم کئے ہیں ان کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ پاکستان اور یہاں کے حالات میں فرق ہے۔ پاکستان میں کلمہ پڑھنے سے روکا جا رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جب تک کلمے سے باز نہیں آؤ گے ہم تمہیں مارتے جائیں گے۔ بنگلہ دیش میں مخالف یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کلمہ نہیں پڑھتے اِس لئے وہ کلمہ پڑھانے کے لئے مارتے ہیں اور جب کلمہ پڑھ کر سُناتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا انکار بھی کرو لیکن ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوُا کہ کلمہ پڑھنے کے نتیجہ میں سزا ملی

ہو۔ دراصل حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے انکار کروانے کے لئے ایسے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔

اِن مظالم کے نتیجہ میں جو ارتداد کے واقعات ہوئے ہیں اُن کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی تائید کا ہاتھ جماعت کے ساتھ اتنا واضح اور کھلا ہے اور اس طرح بار بار ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے بعد کوئی بہت ہی بدنصیب انسان ہوگا جو خدا تعالےٰ کے وعدوں پر شک کرے۔ اِس لئے ہمیں تو کوئی شک نہیں کہ لازماً پہلے سے بڑھ کر انفرادی قوت بھی جماعت کو نصیب ہوگی اور رُوحانی قوت بھی نصیب ہوگی اور اخلاقی لحاظ سے بھی جماعت بہت ترقی کرے گی لیکن صرف یہ امید ہی کافی نہیں بلکہ اِس امید کے ساتھ ہمیں اپنی کوششوں کو پہلے سے زیادہ تیز کرنا چاہیئے۔ ہر ٹھوکر کے بعد اپنی رفتار کو تیز کرنا چاہیئے اور ہر تکلیف کے بعد یہ سوچنا چاہیئے کہ آئندہ ایسی تکلیف کی راہ کیسے بند کرنی چاہیئے اِس لئے جہاں جہاں بھی جماعت میں ارتداد ہوا ہے یا کمزوریاں دکھائی گئی ہیں وہاں کی انتظامیہ کو بحیثیت ملک سارے ملک کی انتظامیہ کو آئندہ کے لئے جماعتی حفاظت کے لئے بہتر سامان پیدا کرنے چاہیئیں اور سب سے بہتر روحانی حفاظت کا سامان نیکیوں کی عادت ڈالنے سے ہوا کرتا ہے۔ نصیحت سے اتنا حفاظت کا سامان نہیں ہوتا جتنا نیکیاں کرنے سے۔ سب سے زیادہ ابتلاء میں انسان کی حفاظت کرنے والی چیز اُس کی وہ نیکیاں ہیں جو پہلے سے جاری ہوں اور ان نیکیوں کو ابتلاء میں نئی جِلاء ملتی ہے اور اندر سے کھایا ہوا وجود جو ہے اس کا کھوکھلا پن ظاہر ہو جاتا ہے اِس لئے ہمیں اس جہت سے جماعتوں کا پروگرام بنانا چاہیئے کہ جہاں جہاں یہ ابتلاء کے بادل ہیں وہاں خصوصیت کے ساتھ جماعت کی اخلاقی اور روحانی ترقی کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اگر نمازوں میں کمزوری ہے تو نمازوں پر قائم کیا جائے۔ اگر مالی قربانی میں کمزوری ہے تو مالی قربانی میں قدم آگے بڑھایا جائے۔ اگر نظریاتی لحاظ سے علم کی کمی ہے تو وہ کمی پوری کرنی چاہیئے۔ جہاں بھی دشمن حملہ کرے اس کی جوابی کارروائی ٹھنڈے دماغ کے ساتھ طے ہونی چاہیئے۔

ساری دُنیا کی جماعتوں کے ردِ عمل کے طور پر سب سے پہلے حضورِ انور نے دعا کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جہاں تک ہمارا بس چلتا ہے دشمن کے حملے کے لئے جوابی کارروائیاں کی جاتی ہیں لیکن ایسے مواقع پر ساری انسانی کوششیں بے کار جاتی ہیں۔ ہم کوشش خدا کے حکم کے نتیجہ میں کرتے ہیں اور اس لئے کرتے ہیں کہ ہم خدا کے قانون سے بالا نہیں ہیں لیکن ہمیشہ مسائل دعا سے حل ہوتے ہیں۔ جب ساری کوششیں بالکل بے کار ہو جاتی ہیں اور جب گویا پتھر کی دیوار سامنے ہو کہ کوئی رستہ دکھائی نہ دے اُس وقت ایک ہی گر ہے جو کارگر ہوتا ہے اور وہ دعا ہے۔ ایک ہی ہتھیار ہے جو ان روکوں

کو توڑ دیتا ہے۔ پاش پاش کر دیتا ہے اور وہ دعا کا ہتھیار ہے اور اس وقت جو خدا کی قدرت ظاہر ہوتی ہے اور جس رنگ میں ظاہر ہوتی ہے اس لئے جماعتِ احمدیہ کو سب سے پہلے دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں کیونکہ یہ مسائل دعا کے بغیر حل نہیں ہوں گے۔ ابتلاء کے دَور کے ساتھ رحیمیّت کا تعلق ہے اور اس کے لئے ہمیں مانگنا پڑے گا بن مانگے نہیں ملے گا۔ اپنے نیک اعمال کے ذریعہ سے مانگنا، زبان اور دل کے ذریعہ سے مانگنا ہوگا جس رنگ کی عاجزی میں مانگ سکتے ہیں مانگیں پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ان خطرناک راستوں سے امن کے ساتھ گزارتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں جس قسم کی مخالفانہ کوشش ہو اس کے جواب میں ساری دُنیا کی جماعتیں ہر جگہ اپنے معیار کو بڑھادیں اور پہلے سے زیادہ نیکیاں اختیار کریں۔ اگر عبادت گاہیں توڑی جارہی ہیں تو وہ بننی چاہئیں۔ اگر غرباء کے گھر برباد کئے جارہے ہیں تو غرباء کے گھروں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یعنی جس رنگ میں دشمن ظلم کرتا ہے اس کی جوابی کارروائی براہِ راست ساری دُنیا کی جماعت کر سکتی ہے۔ بنگلہ دیش میں خصوصیّت کے ساتھ بیوت الذکر پر حملہ ہوًا ہے اور غرباء کے گھروں اور ان کی تجارتوں پر حملہ ہوًا ہے اِس لئے ہمیں اس کے ردِ عمل کے طور پر دو طرح سے اپنی بعض نیکیوں کو خصوصیّت کے ساتھ آگے بڑھانا چاہیئے۔

اوّل بیوت الذکر سے تعلق بڑھانا چاہیئے۔ ان کی صفائی اور زینت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے جہاں مراکزِ نماز نہیں ہیں اور جماعتیں ہیں وہاں وہ بننے چاہئیں اور ان کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کی ضرورت ہے۔

دوم غرباء کے گھر لُوٹے جارہے ہیں تو غرباء کی طرف توجہ کریں۔ ان کی مصیبتیں دُور کرنے کی کوشش کریں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دو امور کی طرف خصوصیّت سے توجہ دلائی اور فرمایا جہاں عبادت گاہوں کو نقصان پہنچا ہے ان کی تعمیر میں بھی حسبِ توفیق حِصّہ لینا چاہیئے۔ جن احباب نے صد سالہ جوبلی میں بقائے ادا کرنے ہیں یا کسی بڑی تحریک کے بقایا دار ہیں وہ سوائے اس کے کہ تبرّک کے طور پر معمولی سا حصّہ لیں پہلے اپنے بقائے ادا کریں پھر اِس تحریک میں حصّہ لیں۔ عبادت گاہوں کی تعمیر کے لئے جن پر دشمن حملہ آور ہے اپنی طرف سے حضورِ انور نے ایک ہزار پونڈ دینے کے وعدہ کا اعلان فرمایا۔

تحریک بیوت الحمد کی طرف بھی دوبارہ توجہ دلائی اور بتایا کہ سَو مکانوں کی تعمیر کے لئے جو تحریک کی تھی اس میں جماعت نے بڑی قربانی سے حصّہ لیا ہے لیکن ابھی اَور خرچ کی ضرورت ہے کیونکہ جزوی طور پر بہت خرچ ہوًا ہے اِس لئے اس تحریک میں حضور نے اپنی طرف سے ایک مزید مکان کا خرچ دینے

کے وعدہ کا اعلان فرمایا اور احباب کو تحریک فرمائی کہ جن کو یہ توفیق ہے کہ وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں ان کو بھی اجازت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ صد سالہ جوبلی کے بقایا دار نہ ہو اور بیوت الحمد کی تحریک کے بھی بقایا دار نہ ہوں۔

تیسرے نمبر پر شُدھی کی جوابی کارروائی کے لئے ساری دُنیا کی جماعتوں کو شامل ہونے کی دعوت دی۔ فرمایا: واقفینِ زندگی کا آگے آنا، اس کا تعلق تو صرف ہندوستان سے ہے لیکن مالی امداد دینا ساری دُنیا کی جماعتوں کا کام ہے کیونکہ اس کام کے لئے جو مطالبات آرہے ہیں اس ضمن میں بیرونی جماعتوں کی طرف سے مالی امداد ہونی چاہیئے۔ حضور نے اپنی طرف سے اِس تحریک میں بھی ایک ہزار پونڈ کا وعدہ فرمایا اور فرمایا کہ جو صاحبِ استعداد ہیں اور بقایا دار نہیں ہیں وہ بھی اِس تحریک میں حصّہ لیں۔ تبرّک کے طور پر اگر کوئی بقایا دار اِس تحریک میں حصّہ لینا چاہتا ہے تو وہ بھی لے سکتا ہے۔

فرمایا: یہ وہ جوابی کارروائی ہے جو بنگلہ دیش کی کارروائی کے نتیجہ میں پروگرام کے طور پر جماعتِ احمدیہ کو دی جارہی ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۸۷ء بمقام پورٹ لینڈ امریکہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۸۷ء کو پورٹ لینڈ میں بیتِ رضوان میں نمازِ جمعہ کے ذریعہ اس کا اِفتتاح فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے معاملات کے وقت غیر معمولی احسانات پر اللہ تعالیٰ کا انتہائی شُکر ادا کرنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ممکن ہی نہیں ہے کہ انسان ہر لمحے میں ہر لمحے کا حق ادا کر سکے۔ بیتِ رضوان کی تعمیر کے سلسلہ میں فرمایا، آج بھی اُن لمحات میں سے ایک لمحہ ہے جس کے شکر کا حق ہم ادا نہیں کر سکتے۔

آپ نے فرمایا اگر بیوت الذکر کی تعمیر کا شکر ادا کرنا ہو تو عبادت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے شکر کا سب سے بہتر ذریعہ یہی ہے کہ انسان ہر ایسے موقع پر جب خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے گھر تعمیر کیا جائے تو عبادت کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریں اِس سے زیادہ شکر کسی اور طریق سے ادا نہیں ہو سکتا۔

بیتِ رضوان کی تعمیر کے سلسلہ میں اِن کلمات کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے چاروں دفاتر کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا پاکستان میں مجاہدینِ تحریکِ جدید کی تعداد چھیاسٹھ ہزار پانچ صد پینتالیس تھی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزار ایک صد ستر تک پہنچ چکی ہے۔ حضورِ انور نے "دفتر" کی اصطلاح کا ذکر کیا اور فرمایا چاروں دفاتر سے مراد یہ ہے کہ جس وقت تحریکِ جدید کا اعلان ہُوا تھا وہ خوش نصیب جو اُس وقت شامل ہوئے تھے اُن کی جتنی تعداد تھی وہ ایک دفتر کے سپرد

ہے جو دفترِ اوّل کہلاتا ہے جن کی تعداد قریباً پانچ ہزار تھی۔ دفترِ دوم دس سال بعد قائم کیا گیا حضرت مصلح موعودؓ نے یہ دفتر اِس لئے قائم کیا کہ پہلے لوگ اِس عرصہ میں ایک نئی نسل پیدا کر چکے ہیں۔ پہلوں کو ایک الگ امتیاز دینے کی خاطر بھی اور نئے نوجوانوں کو دوبارہ موقع دینے کی خاطر ایک الگ دفتر قائم کیا تھا۔ دفتر سوم کا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ نے تئیس سال قبل آغاز فرمایا اور پھر دفتر چہارم کا آغاز آج سے دو سال قبل مَیں نے کیا۔

آپ نے دفترِ اوّل کے بارے میں فرمایا کہ تین سال قبل مَیں نے تحریک کی تھی کہ وہ سب خاندان جن کے بزرگ اِس دفتر میں شامل تھے اپنے بزرگوں کی یادیں زندہ رکھنے کے لئے اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کے لئے قیامت تک یہ عہد کریں کہ وہ ان کے نام پر تحریکِ جدید کا چندہ ہمیشہ ادا کرتے رہیں گے۔ اِس تحریک کے نتیجہ میں دفتر اوّل کے کھاتوں میں کچھ اضافہ ہوُا لیکن تحریکِ جدید نے کئی بار لکھا ہے کہ ہمارے پاس وہ ذرائع نہیں جس سے بعض بزرگوں کی اولاد کے بارہ میں معلوم کر سکیں۔ اِس ضمن میں تحریکِ جدید کو نصیحت کی گئی تھی کہ وہ ان بزرگوں کے نام و پتے جہاں تک اکٹھے کر سکتے ہیں شائع کر کے دُنیا کی ساری جماعتوں تک بھجوائیں لیکن اِس میں کوتاہی ہوئی حضور نے یہ کام اب شعبہ مال کی بجائے تحریکِ جدید انجمن کے سپرد فرمایا ہے کہ وہ اِس کام کو سرانجام دیں۔

حضورِ انور نے سبقت لے جانے والی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں مشکلات کے باوجود جماعتوں کا قدم ترقی کی طرف ہے۔ آپ نے پاکستان کی جماعتوں کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دُور فرمائے اور ان کی نیک تمنّائیں پوری فرمائے اور دین و دُنیا کی حسنات سے نوازے۔

حضور نے تحریکِ جدید کے بجٹ کی تفصیل میں بتایا کہ ابھی وصولی کے چند ماہ باقی ہیں حضور نے اِس توقع کا اظہار فرمایا کہ انشاءاللہ اِس عرصہ میں سارا وعدہ وصول ہو جائے گا اور حسبِ روایات جماعت کا قدم آگے بڑھے گا۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین تحریکِ جدید کی تعداد میں نمایاں اضافہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ امید ہے آئندہ سال اِس بات پر غیر معمولی زور دیا جائے گا کہ ہر احمدی مرد، عورت اور بچہ جہاں تک ممکن ہے تحریکِ جدید کی قربانیوں میں حصہ لے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کرے جماعت ہر پہلو سے خدا کی نظر میں ترقی کرے اور ہماری رپورٹوں کی نظر سے نہیں بلکہ خدا کی نظر ہمارے ہر شعبے پر محبت اور پیار سے پڑ رہی ہو یہ بندے میری خاطر کام کرتے ہوئے ہر شعبے میں میرے قریب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ر نومبر ۱۹۸۷ء بمقام کیلگری کینیڈا

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سُورۃ الفتح کی

آخری آیات

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اِن آیات میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے دو نقشے کھینچے گئے ہیں پہلے دَور کا نقشہ تورات کے حوالہ سے بیان کیا ہے جو محمد رسول اللہ کا پہلا جلوہ مثیلِ موسیٰ کے طور پر تھا اور دوسرے دَور کا نقشہ انجیل کے حوالہ سے بیان کیا ہے جو احمد کے نام کے جلوے سے موسوم ہے اور جلوۂ مسیحیت کی طرح نرم شان والا جلوہ ہے اور جماعتِ احمدیہ کا مقام دوسرے فرقوں سے ایک امتیاز رکھتا ہے اور اس پہلو سے جماعت کو اپنے مقام کے لحاظ سے اپنے حالات کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے اور اُس مقام سے جو توقعات وابستہ ہیں اُن پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اِس آیت کے دوسرے مضامین پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو زرّاع یعنی کھیتی لگانے والے قرار دیا ہے لیکن ہر احمدی کو اپنے مقام کا علم نہیں جس کی وجہ سے ہم نے بہت نقصان اُٹھایا ہے فرمایا ہر احمدی سے جب مَیں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ دعوت الی اللہ کرے اور خدا کی راہ میں کھیتی اُگائے اور رُوحانی اولاد پیدا کرے تو لوگ سمجھتے ہیں اسے جنون ہو گیا ہے کہ بار بار دعوتِ الی اللہ کی طرف توجہ دلاتا ہے حالانکہ قرآن کریم میں ہر ایک پر دعوت الی اللہ فرض نہیں ہے فرمایا لیکن اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بننا ہے تو پھر ضرور فرض ہے اور ہر شخص پر فرض ہے چونکہ قرآن کریم نے جو تعریف بیان فرمائی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی ساتھی شمار ہوں گے جو خدا کی راہ میں کھیتی اُگائیں گے اور پھر اُس کی پرورش خود کریں گے یہاں تک کہ وہ کھیتی توانا ہو جائے تو ہر جگہ پر وہ احمدی جو دعوتِ الی اللہ کا کام کرتا ہے اُس کا قرآن کریم کی اِن آیات میں ذکر موجود ہے فرمایا اگر قرآن کریم کی تعریف کی رُو سے آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بنتے ہیں تو آپ کو لازماً خدا کی راہ میں کھیتی اُگانی ہو گی اور نئے نئے روحانی بچے پیدا کرنے ہوں گے اور جب آپ ایسا کریں گے تو قرآن کہتا ہے کہ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ کہ دشمن اس پر لازماً غصّہ کھائے گا لیکن وہ غصّہ خوف دلانے کے لئے نہیں بلکہ تمہاری کامیابی کا سرٹیفکیٹ ہے اور تمہیں مطمئن کرنے والی بات ہے کہ تم خدا کے فضل سے صحیح رستہ پر ہو۔ فرمایا اِس آیت میں جو مثال بیان کی گئی ہے وہ ساری جماعت پر اطلاق پاتی ہے اور جماعت ایک کھیتی کے طور پر ہے اور خلیفۂ وقت کے بعد تمام امراء جماعت تمام مربیان سلسلہ زرّاع کے طور پر ہیں جو جماعت کو نصائح کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ مضبوط ہو اور جلد جلد بڑھے اور توانا ہو کر اپنی مرکزی ڈنڈی پر اپنی ذات میں اِس طرح قائم ہو جائے کہ دشمن کی دشمنیوں سے بے نیاز ہو جائے۔ فرمایا جس طرح زمینوں کے مختلف ردِّ عمل ہوتے ہیں بعض بیج کو جلدی قبول کر لیتی ہیں اور جلدی پھل اُگاتی ہیں لیکن بعض زمیندار کی محنت کو قبول نہیں کرتیں اِسی طرح مختلف جماعتوں میں یعنی کھیتی کے بعض حصّوں میں مختلف ردِّ عمل دکھائی دیتے ہیں بعض چھوٹے ممالک اور جماعتیں کھیتیاں اُگانے میں بہت زرخیز ہیں جیسا کہ افریقہ کے بعض ممالک اور ناروے میں بھی محنت پھل لا رہی ہے اور بہت سے عرب جماعت میں داخل ہو رہے ہیں لیکن کینیڈا کی زمین سخت نظر آتی ہے

یہاں سے جواب نہیں ملتا جس طرح کھیت میں بیج ہر طرف پھیلایا جاتا ہے اِسی طرح یہاں بھی نیک نصیحتوں کا بیج ڈالا جا رہا ہے لیکن اُگتے بہت تھوڑے ہیں لبیک کہنے والوں کی تعداد اتنی تھوڑی ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ کیا واقعہ ہے۔ فرمایا جب جماعت کا دَورہ کرتا ہوں تو اُن میں مجھے اخلاص بھی بہت دکھائی دیتا ہے دین سے محبّت اور نیک تمنّائیں بھی نظر آتی ہیں لیکن جب دعوت اِلی اللہ کی طرف بلاتا ہوں تو عجیب بات ہے کہ خاموشی دکھائی دیتی ہے اِس لئے اپنی کچھ فکر کریں اور سوچیں کہ کیا وجہ ہے آپ اُن لوگوں میں کیوں شامل ہونے کی تمنّا نہیں رکھتے جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے بہت ہی خوش نصیب لوگ ہیں جن کا خدا کے کلام میں ذکر ہے۔ سوچیں تو سہی کتنا عظیم الشّان مقام ہے۔ فرمایا یہ اتنا مشکل کام نہیں جو بھی اخلاص سے کوشش کرتا ہے اُس کا پھل اُس کو ضرور ملتا ہے۔ ہر شخص کے لئے دعوتِ اِلی اللہ کا رستہ کُھلا ہے اور اس کے اِتنے مواقع دُنیا میں پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ اگر ایک شخص بیدار مغزی کے ساتھ رستے تلاش کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ خود رستے مہیّا فرما دیتا ہے۔

فرمایا جس طرح کھیتی کے بعض کمزور حصّے بار بار محنت پر ضرور پھل دیتے ہیں اسی طرح دعوت اِلی اللہ کے کام میں بھی بار بار یاد دہانی اور محنت سے ضرور پھل ملیں گے اِس لئے امراءِ جماعت خواہ کسی ملک کے ہوں، متعلقہ سیکرٹریان کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ایک یا دو دفعہ نصیحت سے کام نہیں چلے گا بلکہ اِس کام کو ہر مہینے مجالسِ عاملہ کی میٹنگز میں ضرور ایجنڈے میں رکھا جائے اور دعوت اِلی اللہ کے کام کا جائزہ لیا جائے کہ کیا کام کیا ہے، کہاں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

فرمایا اگر آپ امامِ وقت کی ہدایات کو تخفیف کی نظر سے دیکھیں گے تو آپ سے برکتیں اُٹھ جائیں گی۔ اگر آپ اخلاص اور سنجیدگی سے توجہ دیں گے خواہ آپ کو سمجھ آئے یا نہ آئے تو آپ کے کاموں میں غیر معمولی برکت پڑے گی۔

حضور نے فرمایا بعض جماعتوں میں گنتی کے لوگ ہیں جو کام کرتے ہیں اور ساری جماعت ان کے کام کی وجہ سے اپنے پر فخر کرتی ہے اور مطمئن ہے کہ کام ہو رہا ہے۔ فرمایا آپ دوسروں کے شکار سے کیوں کھاتے ہیں خدا کے وہ شیر بنیں جنہوں نے خدا کی راہ میں کچھ پیدا کرنا ہے دوسروں کے شکار پر زندہ نہیں رہنا۔ اِس لئے رپورٹوں میں بعض لوگوں کے کام کو اُجاگر کر کے مجھے مطمئن کرنے کی کوشش نہ کیا کریں بلکہ بیکار کھیتوں کی طرف بھی توجہ دیں ہر ایک کو زراع کی جماعت میں شامل کریں۔ اِس ضمن میں حضور نے امریکہ اور کینیڈا کی جماعتوں کو خصوصی طور پر دعوت اِلی اللہ کے کام کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جو پروگرام امامِ وقت کی طرف سے دیا جاتا ہے اُس کو توجّہ سے سُن کر عمل کے سانچے میں ڈھالا کریں اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں ہوں گی اور آپ کو زندہ رہنے کا زیادہ لُطف آئے گا۔ فرمایا جو دعوت اِلی اللہ کی طرف توجہ نہیں دیتے وہ قابلِ رحم ہیں اس لئے اپنے اُوپر رحم کریں اور اِن نصیحتوں کی طرف توجّہ کریں اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ر نومبر ۱۹۸۷ء بمقام نیویارک امریکہ

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ آلِ عمران کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ
عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ٥ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ٥ (آلِ عمران : ۱۰۳ تا ۱۰۶)

فرمایا حبل اللہ جس کو مضبوطی کے ساتھ اجتماعی طور پر پکڑنے کی تاکید کی گئی ہے اُس سے مراد اوّل طور پر اللہ کے نبی ہیں نبوت کے بعد یہ رسّی خلافت کے نام سے موسوم ہوتی ہے اور اسی پہلو سے خلفاء کے ساتھ مضبوطی سے اپنا تعلق قائم کرنا جماعتی زندگی کے لئے اِنتہائی ضروری ہے اور اِس تعلق میں بیچ میں کوئی اور واسطہ نہیں بیان فرمایا گیا اور نہ ہی عملی زندگی میں کوئی واسطہ دکھائی دیتا ہے۔ امامِ وقت اور ایک احمدی کے درمیان ایک ایسا تعلق ہے جس کے درمیان کوئی نظامِ جماعت اور کوئی نمائندہ حائل نہیں ہوتا اور یہی وہ تعلق ہے جو سب سے پہلے اپنے اور اپنے متبعین کے درمیان نبی قائم فرماتا ہے اور اسی تعلق کو جاری رکھنے کے لئے نظامِ خلافت ہے۔

فرمایا اگر آپ اِس روحانی تعلق کی حفاظت کریں گے تو آپ بہت سے خطرات اور خدشات سے محفوظ رہیں گے۔ حضور نے بتایا کہ جماعت میں جو رخنہ ڈالنے کی کوششیں کی جاتی ہیں اُن میں امام وقت کو پہلے سامنے نہیں رکھا جاتا بلکہ اُس کے نمائندوں کو الزامات کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہمارا امامِ وقت سے تو تعلق ہے لیکن یہ جو درمیان میں لوگ حائل ہیں اُن کا کردار ایسا نہیں کہ اُن کے ہوتے ہوئے نظامِ جماعت سے وفا کی جائے چنانچہ اکثر فتنوں کا آغاز اسی طریق پر ہوا ہے۔ فرمایا قرآن کریم یہ فرماتا ہے کہ تمہارا بنیادوں سے تعلق ہے اور جن کا بنیادوں سے تعلق ہو شاخوں کے خراب ہونے سے وہ تعلق ٹوٹ نہیں جایا کرتا اس لئے جڑوں سے تعلق مضبوط کرو۔ نبوت سب سے پہلے ہے جس کا نبوت سے تعلق مضبوط ہے اُسے کوئی خطرہ نہیں۔ اس کے بعد جو خلافت، نبوت کی نمائندگی کر رہی ہے اگر کسی کا براہِ راست اُس خلافت سے تعلق ہے تو اُس کو بھی کوئی خطرہ نہیں ہے۔ فرمایا یہ بنیادی نصیحت ہے جو اِس آیت میں کی گئی ہے

اور اس سے آگے ساری سوچ کو خدا تعالیٰ کی طرف منتقل فرما دیا گیا ہے۔ جب یہ کہا کہ حبل اللہ کو پکڑو فرمایا حبل اپنی ذات میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اس کی عظمت اُس چیز کی وجہ سے ہے جس سے وہ باندھی گئی ہے حبل اللہ کہہ کر نبوّت سے انسانوں کے تعلق کا فلسفہ بیان فرمایا کہ حقیقت میں اللہ ہی ہے اور جس کا تعلق نبوّت سے اللہ کے واسطے سے ہے اُس کے اس تعلق کو کوئی خطرہ نہیں لیکن جس کو خدا سے نبوّت کی وجہ سے تعلق ہے وہ ہمیشہ خطرے میں رہے گا اس لئے نبوّت سے تعلق جوڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے تعلق کو فوقیت دو اور اللہ سے تعلق کے نتیجہ میں نبوّت سے محبت کرو یہی مضمون خلافت اور اس کے نمائندوں میں جاری ہوگا اور اس کے بعد نمائندوں میں جاری ہوگا۔ فرمایا رسالت کو اللہ کی رسّی کہہ کر عظمت دی گئی ہے فی ذاتہٖ رسالت کی کوئی عظمت نہیں اور اگر حقیقتاً نبوّت کی نمائندہ خلافت ہے تو خلافت کو اُس رسالت کی وجہ سے عظمت ہے ورنہ خلافت کے معنی نمائندگی کے ہوتے ہیں خواہ وہ کسی کی بھی ہو۔

فرمایا حبل اللہ کے مضمون کو ضرور یاد رکھیں کیونکہ جو لوگ صرف خلیفۂ وقت کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ کی رضا اُن کو مقصود نہیں ہوتی ایسے لوگ ہمیشہ خلیفۂ وقت کو خوش کرنے میں ناکام رہتے ہیں لیکن جو لوگ خدا کو خوش کرنے کی نیّت سے خلیفۂ وقت کی اطاعت کرتے ہیں اُن لوگوں کے فیصلے ہمیشہ درست ہوتے ہیں کیونکہ وہ اللہ کی رضا کو فوقیت دیتے ہیں۔

فرمایا اس لئے جماعت کو موجودہ حالات کے پیشِ نظر جبکہ ہر طرف سے خطرات پیش ہیں اِس مضمون کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے کیونکہ سب سے پہلا خطرہ آپ کے ایمان پر ہوگا اگر حبل اللہ سے آپ کا ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا تو پھر باقی کچھ نہیں رہے گا ہر احمدی کے تمام تعلقات کی بنیاد اللہ پر ہے اگر اس کی بنیاد اللہ پر نہیں تو یہ تعلقات مصنوعی جعلی اور بے معنی ہیں اگر اللہ کی محبت یہ تعلق پیدا کرتی ہے اور کسی قوم کے سارے تعلق اللہ کی محبت کی وجہ سے قائم ہوں اور ہر اُس تعلق کی عظمت اُس کے دل میں پیدا ہو جائے جو اللہ کی محبت کے نتیجہ میں قائم ہوُا ہے تو ایسی جماعت کا شیرازہ بکھرنا ناممکن ہے۔ فرمایا دعوت اِلی اللہ سے بھی تعلق باللہ کا بڑا گہرا تعلق ہے اور نصیحت اُس وقت ہی کارگر ہوسکتی ہے جب اللہ سے تعلق قائم ہو ایسے انسان کی نصیحت میں انقلابی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اِس لئے تعلق باللہ پیدا کریں اور اس کے اظہار کے طور پر ایک ہو جائیں تب آپ میں وہ عظمت پیدا ہوگی جس کے نتیجہ میں آپ کی نصائح میں قوت پیدا ہوگی کہ دوسرا اس کا انکار نہیں کر سکے گا۔ اپنے دلوں کو خدا کی تخت گاہ بنا لو تو تم دیکھو گے کہ غیروں کے لئے آئے بغیر چارہ نہیں رہے گا وہ تمہاری آواز پر لبیک کہتے ہوئے دوڑے چلے آئیں گے۔ اگلی آیات کی روشنی میں فرمایا کہ لَا تَفَرَّقُوْا میں آئندہ نسلوں کو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ تعلق باللہ کو اگر مضبوط رکھو گے تو تمہارے آباؤ اجداد کا ورثہ تمہیں ملے گا ورنہ سب کچھ تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا اِس لئے تم تعلق باللہ کو مضبوط رکھو تفرقہ پیدا نہ کرو۔

احبابِ جماعت امریکہ کو خاص طور پر اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ آپ کے شیرازے کو بکھیرنے کی بعض کوششیں

ہو رہی ہیں اِس لئے آپ بیدار ہوں اور ہر وہ کوشش جو اللہ سے محبت کے اُوپر حملہ کرنے والی ہو اور اُس محبت کی وجہ سے اُن لوگوں کی محبت پر حملہ کرے جو خدا کی خاطر آپ کو پیارے ہیں، اُس نظام پر حملہ کرے جو خدا کی خاطر آپ کو پیارا ہے۔ وہ شیطان ہیں جو یہ آواز اُٹھانے والے ہیں فرمایا اِس آواز کو ٹھکرا دیں اور دھتکار دیں۔
اِس ضمن میں حضور نے امریکہ کی جماعت کے بعض فتنوں کا ذکر کیا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر کوشش کو پہچانیں کہ وہ اپنی ذات میں بد ہے یا اچھی ہے اگر وہ تفرقہ پیدا کرنے والی کوشش ہے تو یقیناً وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ فرمایا ہر نوع کے افتراق سے بچیں اور اللہ کی محبت کو غیر اللہ کی محبت پر غالب کریں خلیفۂ وقت جو حبل اللہ ہے اس کے فیصلوں پر دوسرے کسی فیصلہ کو ترجیح نہ دیں اگر آپ نے کبھی ترجیح دی تو حبل اللہ سے آپ کا ہاتھ چھوٹ جائے گا اور قرآن کریم کی یہ آیت آپ کو حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں دیتی۔

فرمایا حبل اللہ سے تعلق کا یہ مطلب ہے کہ آپ میں سے جو خدا سے وفا کرتا ہے وہ لازماً خدا کے نمائندوں سے وفا کرے گا اور مجھے ان کے متعلق کوئی بھی خدشہ نہیں ہے خدا خود ان کی حفاظت فرمائے گا اور جو بے وفائی کے جذبے دل میں رکھتا ہے اور احمدیت کو قومی نفرتوں کے لئے آلۂ کار بنانا چاہتا ہے اس کی کوششیں مردود ہوں گی اور اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ خدا خود اِس جماعت کی حفاظت کرنے والا ہے وہ نگران ہے اور وہ ہر ایسی کوشش کو ناکام اور نامراد کر دے گا جو جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے والی ہے اور حبل اللہ پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش ہے۔

پھر حضور نے امریکہ میں پیدا ہونے والی چند بُرائی سازشوں کا ذکر کیا اور آخر میں فرمایا کہ خدا کی محبت کو مضبوطی سے پکڑ لیں اس محبت کی خاطر اپنے سارے تعلق مضبوط کریں اِس محبت کی خاطر خلافت سے تعلق قائم رکھیں تو پھر آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ خدا آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اپنی خالص محبت عطا کرے کیونکہ سب ضمانتوں سے بڑھ کر سب ضمانتوں کی جان خدا کی محبت ہے یہ محبت آپ کے دل میں پیدا ہو گئی تو مجھے آپ کے بارہ میں کوئی خطرہ نہیں رہے گا میری ساری فکریں دُور ہو جائیں گی مَیں کامل اطمینان رکھوں گا کہ مَیں آپ کو خدا کی حفاظت میں چھوڑ کر جا رہا ہوں لیکن اگر آپ نے اِس محبت کو خطرہ پیدا ہونے دیا، اِس محبت پر آنچ آنے دی تو میری ساری نصیحتیں ہوا میں بکھر جائیں گی میرے سارے غم قائم رہیں گے مَیں ہمیشہ آپ کے بارے میں فکروں میں مبتلا رہوں گا۔ خدا کی خاطر ایک ہو جائیں۔ خدا سے اپنا پیار بڑھائیں۔ مجھ سے اگر پیار کرتے ہیں تو محض خدا کی خاطر کریں پھر آپ کو دُنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پھر آپ کی جمعیت ہمیشہ قائم رہے گی۔ آپ کے پیغام میں وہ عظمت پیدا ہو جائے گی جس میں خدا کی محبت غیر معمولی کشش پیدا کرتی ہے۔ آپ وہ آسمانی آواز ہو جائیں گے جو زمینی طاقتوں کے مقابل پر غالب آئے گی اور زمین پر جھکنے والوں کو آپ اُٹھائیں گے اور آسمان کی بلندیوں پر لے جائیں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۸۷ء بمقام بیت الفضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دَورہ امریکہ اور کینیڈا کا تفصیلی ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ اِس دَورے کا ایک بڑا اہم مقصد احبابِ جماعت سے ملاقات اور یہ جائزہ لینا تھا کہ جماعت کس حد تک میری ہدایات سے اِستفادہ کر رہی ہے اور بعض دوسرے مسائل تھے جن کا امریکہ سے بطورِ خاص تعلق تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مقصد بخوبی پُورا ہُوا۔

فرمایا اِس کے علاوہ جماعت میں سوال وجواب کے مواقع بھی فراہم ہوئے۔ پاکستانی اور امریکن احباب کی علیحدہ علیحدہ مجالس ہوئیں۔ علاوہ ازیں انگلستان کی طرح وہاں بھی مجالس عرفان ہوئیں۔ پریس سے انٹرویو بھی کثرت سے ہوئے۔ ریڈیو، ٹی وی پر بھی انٹرویوز ہوئے اور اہم شخصیات سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔

فرمایا ایک بہت ہی خوشکن خبر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف علاقوں میں بیوت الذکر کے افتتاح کی توفیق عطا فرمائی۔ پورٹ لینڈ میں صرف چار خاندانوں کی جماعت کو اس تاریخی خدمت کی توفیق ملی ہے کہ سارے مغربی امریکہ میں خدا کے نام پر بنائی جانے والی پہلی عمارت اُن کی کوششوں سے تعمیر ہوئی ہے۔ امریکہ کے احمدی احباب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے تعلقات بہت وسیع ہیں اور دوسرے لوگوں پر نیک اثر ہے۔ اس کا علم اِس بات سے ہوتا ہے کہ انہوں نے جن لوگوں کو مجالسِ سوال وجواب میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی وہ صرف اُن احمدی احباب کی خاطر یعنی اُن کے تعلقات کی بناء پر اپنے ضروری کاموں کو چھوڑ کر مجالس میں شامل ہوئے۔

پھر فرمایا: امریکہ میں کام کرنے کی بہت گنجائش ہے۔ عموماً تأثر یہ ہے کہ امریکہ کے لوگ اسلام سے نفرت کرتے ہیں لیکن مَیں نے جائزہ لیا ہے کہ وہ لوگ اُس دینِ حق سے نفرت نہیں کرتے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دینِ حق ہے، جسے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آنکھوں نے دیکھا اور جسے ہم پیار کرتے ہیں۔ اور جس دینِ حق کی وہاں کے ریڈیو اور اخبارات خاص نفرت کے زاویے سے پیش کرتے ہیں اس سے وہ نفرت کرتے ہیں۔ اس زاویے سے دینِ حق کو دیکھا جائے تو واقعی نہایت مکروہ تصویر اُبھرتی ہے۔ دوسرے بعض ممالک کے جارحانہ اقدامات اور اپنے ملک میں بسنے والوں سے ظالمانہ سلوک انہیں دینِ حق سے متنفر کرتا ہے لیکن جب ان لوگوں کے سامنے دینِ حق کی صحیح تصویر پیش کی گئی تو ایسے لوگ جو عملاً دہریہ اور دینِ حق سے متنفر تھے ان کی کایا پلٹ گئی اور وہ دینِ حق میں دلچسپی لینے لگ گئے کہ اس قدر حسین مذہب ہے۔ اِس ضمن میں حضور نے کچھ احباب کا تفصیلی ذکر بھی فرمایا۔ پھر حضور نے امریکہ کے عوام النّاس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ دِل کے اچھے ہیں اُن کے دل میں بُرائی نہیں ہے لیکن بعض ایسے جتھے ہیں جو امریکہ کے SOURCES پر قابض ہیں اور اپنے مفاد کو قائم رکھنے کی خاطر امریکن عوام کو ہر قسم کی بَدی دیتے ہیں۔ اپنے مفاد کی خاطر اُن کو غلط رستہ پر ڈالا جا رہا ہے۔ مذہب کے معاملہ میں بھی اُن سے ایسا ہی کھیل کھیلا جا رہا ہے اور ان میں غلط رُجحانات داخل کر کے انہیں

مذہب سے متنفر کیا جارہا ہے۔ فرمایا: امریکن لوگ صحیح اور نیک مشورے کو عزّت دیتے ہیں اور قبول کرتے ہیں اس لئے امریکہ سے امید رکھنی چاہیئے۔

حضورِ انور نے دَورہ کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے بعض حکومتوں کی اِس سفر کو ناکام بنانے کی بھرپور کوشش کا ذکر کیا اور فرمایا ان مخالفانہ کوششوں کے باوجود یہ سفر کامیاب رہا۔ اس کے نیک نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اور نیک نتائج کے سلسلہ میں بتایا کہ واشنگٹن میں ایک امریکن خاتون نے بیعت کی ہے اور وہ بیعت کی مجلس میں بُرقعہ پہن کر آئی جو اُس نے رات کو بیٹھ کر سِیا تھا۔ اِسی طرح ایک ہندو کی بیعت کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح ایک سیکورٹی ایجنسیز کے ایک آفیسر جو حضور کے ساتھ حفاظت کے لئے متعین تھے انہوں نے بھی دینِ حق کی تعلیمات سے متأثر ہو کر بیعت کر لی ہے اس کا بھی حضورِ انور نے اپنے خطبہ میں ذکر فرمایا۔

پھر فرمایا: امریکہ میں بہت سے پھل تیار ہیں جو جماعت کی جھولی میں آنے والے ہیں۔ ملاقاتوں سے مَیں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ امریکن عوام میں سعادت، سچائی اور آزادی کی جہت موجود ہے اور اپنے معاشرے کی بدیوں کو دُور کرنے کا احساس پیدا ہو چکا ہے۔

حضورِ انور نے یورپ اور امریکہ کی جماعتوں کو خاص طور پر اور تمام احبابِ جماعت کو بالعموم دعوتِ اِلی اللہ کے کام کو تیز کرنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ دعوتِ اِلی اللہ کا کام نہ کرنے والے مجرم ہی نہیں بلکہ گنہگار ہیں۔ فرمایا دل دینِ حق کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ حالات کے باوجود سعادت سے محروم رہنا معقول بات نہیں ہے۔ مجالس عاملہ کی میٹنگز میں مہینے میں ایک بار دعوتِ اِلی اللہ کے کام کا ضرور جائزہ لیں۔ امریکہ کا نظامِ جماعت اِس ہدایت پر عمل نہیں کر رہا اور مجالس عاملہ کی میٹنگز میں اِن مسائل پر غور نہیں کیا جاتا۔

فرمایا: امامِ وقت کی ہدایت پر عمل نہ کرنا باغیانہ رویّہ ہے۔ اِس سلسلہ میں حضورِ انور نے جذبہ سے دعوتِ اِلی اللہ کا کام کرنے اور اس کے ساتھ ساتھ دعا کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ آپ کو صدی کے سنگم پر پیدا کیا گیا ہے اور دینِ حق کے غلبہ کے کام کے لئے آپ کو چُنا گیا ہے۔ اپنی اِس خوش نصیبی پر ناز کریں اور دعوتِ اِلی اللہ کا کام تیزی سے کریں۔

اگر کامیاب داعی الیٰ اللہ بننا چاہتے ہو تو

صبر۔ استغفار اور تسبیح تمہارے ہتھیار ہیں

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ

Ahmadiyya Muslim Association
16–18 Gressenhall Road, London SW18 5QL Tel. 01-870 8517

ACTION MEMO NO: 57
DATE: 7.12.87

مکرم ومحترم امیر صاحب / مشنری انچارج صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

1. ہوم سیکرٹری پنجاب کی طرف سے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ایک سرکلر جاری ہوا ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ تمام قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹا دیا جائے اور جرم کے مرتکب قادیانیوں کے خلاف دفعہ 298/C کے تحت کارروائی کی جائے۔ چنانچہ اس حکم کے تحت محمد قاسم واسلی مجسٹریٹ قصور نے اپنے علاقہ کے تھانہ دار کو حکم دیا ہے کہ اپنے علاقہ کی احمدیہ مسجد سے کلمہ مٹا دیا جائے۔ اس حکم کی اصل کاپی لف ھذا ہے۔

2. ہوم سیکرٹری پنجاب نے ماہنامہ رسالہ "انصار اللہ" کے شمارہ فروری 1987 کی اشاعت پر پرنٹر اور پبلشر کو SHOW CAUSE NOTICE جاری کیا ہے جس کی وجہ یہ درج کی گئی ہے کہ اس اشاعت میں امام جماعت احمدیہ کے خطبات کا خلاصہ درج ہے اور "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق باللہ" اور "اوقات نماز کی فلاسفی" جیسے مضامین شامل ہیں۔ اصل حکم کی کاپی لف ہذا ہے۔

3. چنیوٹ کے مجسٹریٹ نے دو احمدیوں مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم محمد نواز صاحب کو دو دو سال کی قید اور پانچ پانچ ہزار روپے کے جرمانے کی سزا دی ہے۔ ان کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے کلمہ طیبہ کا بیج لگایا تھا

4. صدر جماعت بہاولپور مکرم مشتاق احمد صاحب ایڈووکیٹ کو "اک حرف ناصحانہ" تقسیم کرنے پر دو سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں یاد رہے کہ ان پر مقدمہ 10.4.84 کو درج ہوا تھا جب کہ ابھی یہ کتاب ضبط بھی نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی احمدیوں کے خلاف قانون بنا تھا دوسرے الفاظ میں ان کو اس فعل کی سزا دی گئی جو "قانوناً" جرم تھا ہی نہیں۔ یہ پاکستانی عدلیہ کے انصاف کے معیار کی عکاسی کرتا ہے۔

5. شہداد پور ضلع سانگھڑ میں ایک احمدی مکرم مختار احمد صاحب پر لاؤڈ سپیکر پر درود شریف پڑھنے اور تلاوت قرآن مجید کے جرم میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ان پر یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ ان کا عقیدہ ہے "کہ مرزا غلام احمد خود محمد رسول اللہ ہے اور قرآن مجید دوسری دفعہ ان پر نازل ہوا ہے" اس کا مقصد یہ تھا کہ ان پر توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا جا سکے۔ چنانچہ پولیس نے ان کے خلاف شعائر اسلام اختیار کرنے اور توہین رسالت کے جرم میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ یاد رہے کہ توہین رسالت کی سزا حکومت نے سزائے موت مقرر کی ہے۔

6. پاکستان میں احمدیوں کو کلمہ پڑھنے، درود شریف کا ورد کرنے اور تلاوت قرآن مجید کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے اور سزائیں دی جاتی ہیں اسی پاکستان میں حکومت نے غیر احمدی مولویوں کو اس بات کی آزادی دے رکھی ہے کہ وہ ربوہ میں جلسے کریں اور جلوس نکالیں اور لاؤڈ سپیکروں پر جماعت کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز تقریریں کریں اور جماعت احمدیہ کے مقدس بزرگوں کے متعلق عام اخلاق سے گری ہوئی بے حد دل آزار باتیں کریں۔ 8-9 اکتوبر 1987 کو ربوہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ کا تازہ منظوم کلام

جو جماعتِ احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کے آخری روز مورخہ ۲ اگست ۱۹۸۷ء کو پڑھا گیا

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اپنی تسکینِ جاں کیلئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلبِ تپاں کیلئے

جن کے اِخلاص اور پیار کی ہر ادا، بے نفس، بے ریا، دلنشیں، دلربا
بے صدا جن کی آنکھوں کا کرب و بلا، کربلا ہے دلِ عاشقاں کیلئے

پیار کے پھول دِل میں سجائے ہوئے، نورِ ایماں کی شمعیں جلائے ہوئے
قافلے دور دیسوں سے آئے ہوئے، غمزدہ اِک بدیس آشیاں کیلئے

دیر کے بعد اے دُور کی راہ سے آنیوالو! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگاہیں کہ تھیں منتظر، اِک زمانے سے اِس کارواں کیلئے

پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں، اور کشادہ ترقی کی راہیں کریں
آرزوئیں مری جو دعائیں کریں، رنگ لائیں مِرے میہماں کیلئے

میرے آنسو تمہیں دیں رمِ زندگی، دُور تم سے کریں ہر غمِ زندگی
میہماں کو ملے جو دمِ زندگی، تو ہے امرت وہی میزباں کیلئے

نور کی شاہراہوں پر آگے بڑھو، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو، قرۃ العین ہو سارباں کیلئے

تم چلے آئے میں نے جو آواز دی، تم کو مولا نے توفیقِ پرواز دی
پر کریں پُرشکستہ وہ کیا جو پڑے رہ گئے چشمکِ دشمناں کیلئے

میری ایسی بھی ہے ایک رُودادِ غم، دِل کے پردے پہ ہے خون سے جو رقم
دِل میں وہ بھی ہے اِک گوشۂ محترم، وقف ہے جو غمِ دوستاں کیلئے

یاد آئی جب اُن کی گھٹا کی طرح، ذکر اُن کا چلا نم ہوا کی طرح
بجلیاں دِل پہ کڑکیں بلا کی طرح، رُت بنی خوب آہ و فغاں کیلئے

پھر افق تا افق ایک قوسِ قزح، رنگ اور نور کا طلسمِ دلربا
اُن کی سیرت کے پیکر کی انگڑائی بن کر، بنی زینتِ آسماں کیلئے

ہر تصور سے تصویر ابھرنے لگی، نظم بن کر زباں پر اُترنے لگی
ذکر کی ہر پری ایسی پیاری لگی، نطق نے میرے بوسے زباں کیلئے

اُن کی چاہت مِرا مدعا بن گیا، میرا پیار اُن کی خاطر دعا بن گیا
بخدا اُن کا ساتھی خدا بن گیا، وہ بنائے گئے آسماں کیلئے

حبس کیسا ہے میرے وطن میں جہاں پابہ زنجیر ہیں ساری آزادیاں
فقط اِک راستہ ہے جو آزاد ہے، یورشِ سیلِ اشکِ رواں کیلئے

ایسے طائر بھی ہیں جو کہ خود اپنے ہی آشیانوں کے تنکوں میں محبوس ہیں
اُن کی بگڑی بنا میرے مشکل کشا، چارہ کر کچھ غمِ بیکساں کیلئے

بن کے تسکین خود اُنکے پہلو میں آ، لاڈ کر، دے اُنہیں لوریاں، دل بڑھا
دُور کر بد بلا یا بتا کتنے دِن اور ہیں صبر کے اِمتحاں کیلئے

MESSAGE OF CITY COUNCILWOMAN, JULIA HARRISON DELIVERED AT THE RECEPTION GIVEN IN HONOR OF HIS HOLINESS, MIRZA TAHIR. AHMAD, HEAD OF THE AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM ON OCTOBER 3RD. 1987

I am most honored to have been invited to attend these proceedings in my capacity as an elected member of the New York City Council and especially as a member of the Council whose area abutts this particular hotel. I am grateful that there are so many of you in this group, who are committed to the finer hopes of mankind and who are committed to living in peace with persons along side you. I speak especially because my first contact with you all has been as a result of the willingness of you Organization and its representative, most particularly Mr. Nazir Ayaz to participate in a community effort to demonstrate to the world that we are all capable of living in peace and in harmony no matter where we come from, no matter how we worship, no matter what the color of our skins, but that we all share more in common as brothers and sisters under God then we do have conflict that cannot be resolved. I do most sincerely hope that the Mission His Holiness has undertaken meets with much success. Certainly it is a fact that in this day and age we need all of the strength that can be drawn from a feeling that transcends hostility and that results in a desire of all people to live in peace, in brotherhood and in love. I wish you well in your tour. Thank you.

خدا کا بھی ڈر نہ تجھ کو آیا خدا کے گھر کو جلانے والے

کسی کے دل کو دکھانے والے کسی کو آنسو رلانے والے
حقیقتوں کو قبول کرلیں نہ ضد کریں اب سنانے والے

کسی چمن کے حسین غنچے جو روند کر تم مسل گئے ہو
نئی کہانی رقم کریں گے نئے ہیں قصے سنانے والے

کسی کی چادر کسی کا بھائی کسی کا بیٹا کسی کی عزت
گواہ بن کر اٹھیں گے جس دن تو کیا کرینگے زمانے والے

کسی کی آہیں کسی کے آنسو پہنچ رہے ہیں حضور اسکے
گرفت جس کی بہت قوی ہے اے زور بازو دکھانے والے

اذیتیں تو ڈگر ڈگر ہیں پر ہمتیں بھی بلند تر ہیں
نئی طرح سے ابھر رہے ہیں دبا کے دیکھیں دبانے والے

خموش لب اور پیکر غم بنے مجسم سوال ہیں ہم
خدا کا بھی ڈر نہ تجھ کو آیا خدا کے گھر کو جلانے والے

عجب یہ منظر ہے کارواں کا نہیں ہے ڈر اب کسی زیاں کا
ادھر سے راہی بھی چل پڑے ہیں ادھر سے رستہ دکھانیوالے

مسز منیر احمد بٹ ۔ بیگ

مالی قربانیوں اور لین دین کے معاملات میں تقویٰ کی جڑ پر نظر رکھو

اُس درخت کی طرف دوڑو جس کی جڑیں زمین میں پیوست اور شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں

اپنے معاملات خدا سے درست کرو تمہارے دوسرے معاملات خود بخود درست ہونے لگیں گے